سوال

(133)جھوٹے اور دھوکے باز امام کے بارے میں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جھوٹے اور دھوکے باز امام کی امامت کا حکم کیا ہے؟ (سائل: حافظ محمد حیات فروکہ ضلع سرگودھا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسے دھوکہ باز اور جھوٹے انسان کو پیش امام مقرر کرنا جائز نہیں کیونکہ دھوکہ سے مال بٹورنا حرام ہے۔ مشہور حدیث ہے:

اِن دِماءَکُم وَأَموالکُم حرام علیکم عن جابر وفی روایۃ ابی بکرۃ قال رسول اللہ ﷺ دِماءَکُم، وَأَموالَکُم، وَأَعراضَکُم، وَأَبشارَکُم، عَلَیکُم حَرامٌ، کَحُرمَۃِ یَومِکُم ہذَا۔ (صحیح البخاری ج۲، ص ۱۰۴۱)

''تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزتیں اور تمہارے جسم اور چمڑے تم پر حرام ہیں اور دوسری روایت کے مطابق تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزتیں اور تمہارے جسم اور تم پر حرام ہیں۔''

اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((من غش فلیس منا)) اور حرام خود آدمی امامت کا اہل نہیں۔

حدیث میں ہے:

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ اِجعَلوُا أَئِمَّتَکُم خِیارَکُم فَإِنَّھُم وَفدُکُم بَینَکُم وَبَینَ رَبِّکُم۔ (رواہ الدار قطنی، نیل الاوطار ج۳ ص ۱۶۲۔ وقد اخرجہ الحاکم فی ترجمۃ مرثد الغنوی عنہ أن سرکم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم خیارکم فإنھم وفدم فیما بینکم وبین ربکم ویوید ذلک حدیث ابن عباس المذکور۔ نیل الاوطار، ج۳ ص ۱۶۴)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے میں سے اچھے لوگوں کو اپنا پیش امام بناؤ کیونکہ وہ حساب کے دن اللہ کے دربار میں تمہارے نمائندے ہوں گے اور حضرت مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں تو اپنے میں سے بہتر (یعنی متقی) لوگوں کو اپنا امام بناؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں تمہاری نمائندگی کریں گے۔

مشکوۃ شریف میں حدیث ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکنے والے امام کو رسول اللہ ﷺ نے امامت کے منصب سے معزول کر دیا تھا، حالانکہ قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکنا اتنا

بڑا گناہ نہیں جتنا بڑا گناہ دھوکہ دے کر لوگوں کا مال بٹورنا ہے اور جھوٹ فراڈ سے لوگوں کا مال کھانا گناہ ہے۔ لہذا ایسے پیش امام کو ان کبائر سے توبہ کرنیا چاہیے ورنہ امامت کے منصب رفیع سے ازخود الگ ہوجانا چاہیے بصورت دیگر مقتدی حضرات اس کو امامت کے عہدہ سے الگ کر دیں۔ ورنہ مقتدی بھی تعاون علی الاثم والعدوان میں حصہ دار قرار پائیں گے اور نمازیں بھی ضائع ہوجانے کا خطرہ ہے۔ جواب بشرط صحت سوال تحریر میں لایا گیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص430

محدث فتویٰ